2012-13
VOL 10
زیرِسرپرستی سرکارِ قائمِ آلِ محمدؑ
COMPACT disc DIGITAL AUDIO
دعائے سیدہؑ
رونے والوں اُس شام نے عابدؑ کو برسوں ہے خون رُلایا
نوحہ خوان : صدائے العطش (غازیؑ سنگت) رضویہ سوسائٹی - کراچی

رونے والوں اُس شام نے عابدؑ کو ، برسوں ہے خون رُلایا
وہ شام جہاں ماؤں اور بہنوں کو ، بن پردوں کے پھروایا

(۱) خود بھیڑ میں اپنے کنبے کو ، پہروں رُکواتے دیکھا
ماؤں بہنوں اور بچوں کو ، نیزوں سے ستاتے دیکھا
گلیوں کوچوں چوراہوں پر ،کھائے ہیں اسیروں نے پتھر
باغی بھی اِنہیں بتلایا ، برسوں ہے خون رُلایا

(۲) اِس شام کے ہی اِک زنداں میں ، ایسے سوئی اِک بچی
مادر نے جگایا ہے کتنا ، لیکن وہ پھر نہ اُٹھی
پھر عابدؑ نے اللہ جانے ، لاشے کو اُٹھایا ہے کیسے
کیسے تنہا دفنایا ، برسوں ہے خون رُلایا

(۳) وہ شام جہاں پر دیکھے ہیں ، اونٹوں سے گرتے بچے
پھر اُجڑی قیدی ماؤں کے ، عابدؑ نے سنے ہیں نوحے
حق تھا اِتنا تو ماؤں کا ، لیکن وہ گرتے بچوں کا
پرسہ بھی نہیں دے پایا ، برسوں ہے خون رُلایا

(۴) حق واضح کرنے کی خاطر ، خطبہ تھا عین ضروری
ناپاک فضاء میں کس طرح ، تطہیر کی وارث بولی
رسوا کرنے کی نیت سے ، جب کُنبے کو پیغمبرؐ کے
دربار میں حاکم لایا ، برسوں ہے خون رُلایا

(۵) دربار کے جس دروازے کو ، ''**باب اساعات**'' ہیں کہتے
اولادِ علیؑ کے وہ قیدی ، جب اُس در پر ہیں پہنچے
سجادؑ نہ بھولا وہ در بھی ، دربار جو سجنا تھا باقی
پہروں اُس پر رکوایا ، برسوں ہے خون رُلایا

(۶) آصفؔ بی بیؑ کی نگری میں ، زائر دیتے ہیں پُرسے
امداد کریں امامِ زمنؑ ، اُٹھے ہیں وہاں پر فتنے
زینبؑ کی لحد کے ہیں در پہ ، کل زہرہؑ کا جن لوگوں نے
روضہ مسمار کرایا ، برسوں ہے خون رُلایا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی **والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳**

اے وارث کُل مظلوموں کے، مولا مہدیؑ آجاؤ
سُن کر نالے محروموں کے، مولا مہدیؑ آجاؤ

(۱) آخر میں تو اِس دنیا پر — مظلوم بنیں گے حاکم
توریت میں ہم نے لکھا ہے — مغلوب رہیں گے ظالم
باعث قرآنی وعدوں کے — مولا مہدیؑ آجاؤ

(۲) آیات تلاوت کرتا تھا — نیزے پہ سرِ سرورؑ یہ
انجام ہے آخر کیا اُن کا — ظالم یہ خود دیکھیں گے
صدقے میں حسینؑ لفظوں کے — مولا مہدیؑ آجاؤ

(۳) تُو جلد یزید یہ دیکھے گا — مقتل میں کون ہے جیتا
عزت ہے کِس کے حصّے میں — ذلت ہے کس کا حصہ
مطلب بی بیؑ کے خطبوں کے — مولا مہدیؑ آجاؤ

(۴) کچھ اہلِ ستم اِس دنیا میں — جا جا ہیں شر پھیلاتے
بے یار سمجھ کر خالق کے — بندوں پہ ستم ہیں ڈھاتے
اے زورِ کمر کمزوروں کے — مولا مہدیؑ آجاؤ

(۵) آصفؔ تاریخ گواہی دے — اب تک نہ حق کو پایا
اعزاز وہ آلِ احمدؐ کا — ظاہر ہی نہیں ہو پایا
مظہر چودہ معصوموں کے — مولا مہدیؑ آجاؤ

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳

حسینؑ والے ہیں حسینؑ والے ہیں حسینؑ والے ہیں حسینؑ والے ہیں
ہم اُس حسینؑ کے پیرو ہیں ، کربلائی ہیں یزید والوں سنو ، ہم حسینؑ والے ہیں

(۱) جو قتل گاہ کو آباد خود کرے وہ حسینؑ ستم کی فوج سے تنہا بھی جو لڑے وہ حسینؑ
ذرا نہ روبرو باطل کے جو جُھکے وہ حسینؑ نہ کوئی غم جسے پیچھے ہٹا سکے وہ حسینؑ

(۲) شہادتوں میں نیا رنگ بھر دیا جس نے بشر کو موت سے بے خوف کر دیا جس نے
ستم سے لڑنے کا ایسا ہُنر دیا جس نے یزیدیت کو ہمیشہ کا ڈر دیا جس نے

(۳) سکھایا جس نے جماعت کا معاملہ ہی نہیں فقط یہ ظاہری طاقت کا معرکہ ہی نہیں
یزید کوئی ہو یہ بات جانتا ہی نہیں لڑے جو حق کے لئے بس وہ ہارتا ہی نہیں

(۴) مصیبتیں وہ بہت دیر گڑگڑاتی رہیں یزیدیت کی شرائط اُسے سناتی رہیں
کبھی اکیلے کبھی لشکروں میں آتی رہیں شکست کھاتی رہیں اور تلملاتی رہیں

(۵) چلا تھا گھر سے جو گھر بار اپنا لُٹوانے مفہوم راہِ مستقیم کا بھی سمجھانے
اٹھا کے جیتے ہیں سر کس طرح یہ سکھلانے وہ جس نے بدلے شکست و فتح کے پیمانے

(۶) کوئی حمزہؑ تو کوئی جعفر طیارؑ بنے کوئی میثمؑ تو کوئی وقت کا مختارؑ بنے
ہر ایک اپنی شہادت کا طلبگار بنے حسینؑ ِ عصر کی اُٹھتی ہوئی پکار بنے

(۷) حسینی آگ کے شعلے ہیں ہم جلا دیں گے یزیدیت کے نشاں خاک میں ملا دیں گے
یاد مختارؑ کی ہم بھی تمہیں دلا دیں گے پڑا جو وقت تو آصفؔ لہو بہا دیں گے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳

کوفی نرغے میں اعداء کے، مسلمؑ کو اکیلا چھوڑ گئے
اِک خوف نے کھایا حُب سارا، ہر وعدہ اپنا توڑ گئے

(۱) شبیرؑ کا بھائی ہے جِس کو، خط لِکھ لِکھ کے خود بُلوایا
اِک اِبنِ زیاد کی دھمکی نے، کیسا یہ اثر ہے دکھلایا
رُخ پھیر کے آلِ احمدؐ سے، رشتہ دنیا سے جوڑ گئے

(۲) جنگ کی وہ اکیلے مسلمؑ نے، لاشوں پہ لاشے گرتے تھے
اِک شیر کے قابو کرنے کو، لشکر پہ لشکر آتے تھے
تھک کر بیٹھا دم لینے کو، سب خون جو زخم نچوڑ گئے

(۳) ٹوٹی جو قیامت مسلمؑ پر، آصفؔ شبیرؑ پہ تھی آنی
کچھ دن کو مصیبت ٹال گئی، مظلوم سفیر کی قربانی
ہذیان کی آندھی کو مسلمؑ، خود اپنی جانب موڑ گئے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی
شاعر : آصفؔ رضوی
والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳ء

شام کا وہ مسافر وہ زین العباء ، کیسے زندہ رہا بعدِ کرب و بلا
اپنے پیاروں کو کھو کے جو لوٹا وطن ، روز و شب میرا مولا تڑپتا رہا

(۱) شہرِ یثرب میں اِک دن یہ قصاب سے — رُک کے عابدؑ نے پوچھا ذرا یہ بتا
''ذبح کرنے سے پہلے اے قصاب کیا — اس ذبیحے کو پانی پلایا بھی تھا؟''
جوڑ کر ہاتھ بولا کہ ''سنت ہے یہ، — میں نے بے شک ذبیحے کو پانی دیا''
چیخ ماری کہا ''ہائے بابا میرا — تین دن کا وہ پیاسہ ذبح ہو گیا''

(۲) کھاؤ غربت پہ میری اے لوگو رحم — اِک بھکاری نے دی یہ صدا تو کہا
اے بھکاری بتا تُو جو مر جائے تو — کیا کفن اور دفن پائے گا اِس جگہ
وہ یہ بولا ''یقیناً اے مولا میرے — مجھ کو غسل و کفن تو مل ہی جائے گا''
رو کے بولے وہ صحرا میں بابا میرا — بے کفن بے دفن تین دن تھا پڑا

(۳) ایسے رونے سے ہم کھو نہ دیں آپکو — ایک حُب دار سے یہ سُنا تو کہا
ایک یوسفؑ جو نظروں سے اوجھل ہوا — جو کہ زندہ ہے یعقوبؑ کو عِلم تھا
اِس قدر ہجرِ یوسفؑ میں گریا کیا — نور آنکھوں کا رونے سے جاتا رہا
میرے اٹھارہ یوسفؑ ذبح ہو گئے — اور مقتل مِیں مَیں خود بھی موجود تھا

(۴) کہہ رہی ہے یہ تاریخِ آلِ عبّا — روز و شب یوں گزرتے تھے سجّادؑ کے
رات سجدوں میں پاتی تھی سجّادؑ کو — روزے داری میں سورج نے دیکھا اُسے
بحرِ افطار ہو جب غذا سامنے — دن نے ڈھلتے ہوئے پھر یہ نوحے سُنے
ہائے پیارے میرے ہائے کرب و بلا — نہ ہی پانی ملا نہ ہی پائی غذا

(۵) محسنِ دیں وہ آصفؔ عجب ہے میرا — قافلہ کربلا سے جو لے کر چلا
کون سا درد ٹوٹا نہ اُس پہ مگر — کام باطل سے لڑنے کا نہ رُک سکا
شام میں اُس کے خطبے تھے حق کی بقاء — لوٹ کر اِک خزانہ دعا کا دیا
دو جہاں تیرے صدقے اے مولا میرے — خون روتا رہا ۔۔۔ کام جاری رہا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی — **والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳**

بیٹی نے تیری تیرے بعد بابا، دنیا میں کتنا ہے دُکھ اُٹھایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
میرے در پہ آئے وہ آگ لے کر، پھر ظالموں نے میرا گھر جلایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا

(۱) کاغذ قلم نہ تجھے دینے والے، مجرم ہیں وہ ہی تیری فاطمہؑ کے
وہ لوگ وقتِ آخر جنھوں نے، اِک داغِ ہذیاں تجھ پر لگایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
(۲) تیرے واسطے بھی میں دے رہی تھی، اُنہیں روکنے کو آگے بڑھی تھی
اِک تازیانا میرے لگایا، ظالم نے مجھ پر پھر در گرایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
(۳) دیوار و در کے جو درمیاں تھی، پہلو شکستہ محسنؑ کی ماں تھی
فضہؑ مدد کو آجاؤ میری، لینے سہارا میں نے بُلایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
(۴) غُسل و کفن کو تیرے چھوڑ بیٹھے، سازش ثقیفے میں کر رہے تھے
دنیا کی خاطر بابا اُنہوں نے، ہر ایک احساں تیرا بھلایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
(۵) جھٹلا دیا وہ تیرا قول بابا، **''ٹکڑا ہے زہرہؑ میرے بدن کا''**
''جس شخص نے بھی اِس کو ستایا، اُس شخص نے ہے مجھ کو ستایا''
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا
(۶) آصفؔ ہیں نظریں مہدیؑ کی اُس پر، جسکی وجہ سے تڑپی ہے مادر
چاہے وہ جس نے کل گھر جلایا، یا آج جس نے روضہ گرایا
تیری فاطمہؑ کو کتنا ستایا

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳ء

بچا ہے دیں کربلا سے لیکن، بچی بھلا کیسے کربلا ہے
وہ اِستقامت ہے بیبیوں کی، جو کربلا کی بنی بقاء ہے

(۱) بتا کے باغی وہ اہلِ حق کو، فتح کی خوشیاں منا رہا تھا
دیئے ہیں بی بیؑ نے ایسے خطبے، کہ جن سے کہرام مچ گیا تھا
تمام عالم کو جن کے ذریعے، حسینؑ کا حق پتا چلا ہے

(۲) عجب وہ کوفے کی عورتیں تھیں، جو لے گئیں گھر مجاہدوں کو
اکیلے مسلمؑ کا مارا جانا، بنی ہیں اِس کا سبب وہی تو
کہاں وہ مقتل کی بیبیاں کہ، شہید دے کر سفر کیا ہے

(۳) وہبؑ کے قاتل نے سر وہبؑ کا، اُٹھا کے مادر کی سمت پھینکا
یہ کہہ کے لوٹا دیا تھا ماں نے، اِسے تو میں کرچکی ہوں فدیہ
قبول کر لوں بھلا وہ کیسے، خدا کو اِک بار جو دیا ہے

(۴) بہن ہو زوجہ ہو چاہے ماں ہو، ہلا سکے نہ کوئی مصیبت
وہ بیبیوں کی عظیم ہمت، بنی ہے پیاسوں کی رن میں طاقت
اُنہیں کے نقشِ قدم پہ چلنا، عہد کنیزی کا جو کیا ہے

(۵) عہد ہے مہدیؑ کا آج آصفؔ، حسینیؑ ہمت کا ہے تقاضہ
حسینیت کا شجر ہمیشہ، رہا ہے شہداء کے خوں سے زندہ
امامؑ وارث ہے کربلا کا، صدا ہے ھل مِن جواب کیا ہے

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی

والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳

عباسؑ تم کہاں ہو عباسؑ تم کہاں ہو
تھامے ہوئے کمر کو شبیرؑ نے صدا دی
بھائی کو یہ بتا دو

(۱) تم زین سے گرے ہو ، تم نے مجھے پُکارا آنکھوں کا نور تھے تم ، امداد دو خدارا
دِکھتا نہیں ہے کچھ بھی کیسے مدد کو پہنچوں تم خود مجھے صدا دو

(۲) اے چاند میرے گھر کے ، تم سے ہی میں جواں تھا تم کیا گرے زمیں پر ، میں ہو گیا ہوں بوڑھا
چلنے کی نہ سکت ہے نہ ڈھونڈنے کی ہمت بوڑھے کو حوصلہ دو

(۳) گودی میں رکھ کے سر کو ، بولے اے میرے غازیؑ بھائی سے زندگی میں ، خواہش نہ کی کبھی بھی
اب وقت آخری ہے خواہش ہے دل میں کوئی عباسؑ تو بتا دو

(۴) اِک آنکھ خوں سے بند ہے ، ہے تیر دوسری میں میں دیکھتا ہوں غازیؑ ، باقی ہیں چند سانسیں
اِک بار ہو سکے تو بھائی کا لفظ مجھ کو میرے لئے سُنا دو

(۵) تم کہہ رہے ہو لاشہ ، دریا پہ چھوڑ جاؤں ہیں منتظر وہ کب سے ، بچوں کو کیا بتاؤں
عمّو کہاں ہیں بابا پوچھے اگر سکینہؑ تو کیا کہوں بتا دو

(۶) تھاما علم کو جن سے ، بازو وہ کٹ چکے ہیں ہر سانس تجھ پہ بھاری ، اتنے زخم لگے ہیں
بازو کہاں گرے ہیں لاشہ بناؤں کیسے کچھ تو مجھے صلاح دو

(۷) یہ ٹوٹی مشک بولے ، دریا تلک تھے پہنچے لیکن پیا نہ پانی ، ہیں سوکھے لب یہ کہتے
ہے کیسی یہ مرّوت اتنا بھی نہیں کہتے چہرے سے خوں ہٹا دو

(۸) آصفؔ عجب نہیں کہ ، شبیرؑ نے کہا ہو اب لگ رہا ہے غازیؑ ، لشکر ختم ہوا ہو
اب جاؤ شیر میرے ہیں منتظر تمہاری اماں کا غم بٹا دو

نوحہ خواں : غازیؑ سنگت ۔ رضویہ سوسائٹی ، کراچی

شاعر : آصفؔ رضوی والیم : ۱۰ ۔ ۲۰۱۳